- ہر احمدی نوجوان کو یہ سمجھنا چاہئے کہ اسے خدا تعالیٰ نے قصر احمدیت کی ایک اینٹ بنایا ہے
- خدا تعالیٰ کی راہ میں جان دینے والوں کے اعمال جاری رہتے ہیں
- دین کی راہ میں قربانی بہترین چیز ہے
- اصل چیز جس کا قائم رہنا ضروری ہے وہ اسلام اور احمدیت ہے

(تقریر فرمودہ ۳-اگست ۱۹۳۸ء)

۳ اگست ۱۹۳۸ء بعد نماز عصر طلباء و کارکنان تحریک جدید نے بورڈنگ تحریک جدید میں بعض مبلغین کے اعزاز میں ایک دعوت چائے دی- جس میں سیدنا حضرت خلیفہ الثانی نے بھی شمولیت فرمائی-اس موقعہ پر حضور نے جو تقریر فرمائی اس میں خدام الاحمدیہ سے متعلق حصہ درج ذیل ہے

"خدا تعالیٰ کی یہ سنت ہے کہ ایک مومن کے ساتھی جب تک زندہ رہتے ہیں اور دین کی خدمات سرانجام دیتے ہیں مرنے والے کو اس حیثیت سے جس میں وہ مرا ثواب ملتا رہتا ہے-اس میں اللہ تعالیٰ نے یہ سبق دیا ہے کہ ایسے موقعہ پر جو شہادت پا جائیں ان کو زندہ رکھنا ضروری ہوتا ہے- حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے شہید کی یہ تعریف کی ہے کہ وہ بہت جلد اعلیٰ مدارج حاصل کر لیتا ہے-اس لئے نہیں کہ تھوڑی خدمت کے بدلہ میں اسے اعلیٰ مدارج حاصل ہو جاتے ہیں بلکہ اس لئے کہ تھوڑے دن خدمت کر کے وہ اسی راہ میں جان دے دیتا ہے-اگر وہ زندہ رہتا تو اس کے نیک اعمال کا تسلسل جاری رہتا- مگر خدا تعالیٰ نے اپنے منشاء کے ماتحت اسے توڑا اور اسے شہادت دے دی تا کہ بعد کے آنے والے زندہ رہیں-اس وجہ سے خدا تعالیٰ کی راہ میں جان دینے والوں کے اعمال جاری رہتے ہیں-وہ جن کے ساتھ زندگی میں مل کر کام کرتے تھے ان کے اعمال جس قدر ثواب کے مستحق ہوں گے اسی قدر ثواب شہادت پانے والوں کو بھی ملے گا-یعنی جس درجہ اور جس درجہ کی قربانی کرنے والا کوئی شہید ہوگا-اسی درجہ کے مطابق اسے انعام ملیں گے اور موت اس سے اس کو محروم نہیں کر سکے گی-دیکھو بعض صحابہ ایسے تھے کہ انہیں اسلام لائے دو چار ہی دن گذرے تھے کہ لڑائی میں شہادت پا گئے-کیا ان کے اعمال ختم ہو جائیں گے ؟ ہرگز نہیں' بلکہ ان کو اس وقت تک وسعت دی جائے گی جب تک کہ ان کے ساتھ صحابہؓ زندہ ہیں-

غرض دین کی راہ میں قربانی بہترین چیز ہے اور جنہیں یہ حاصل ہو ان کی قدر دوسروں کی نسبت بہت زیادہ ہونی چاہئے- قرآن کریم نے ایسا ہی کیا ہے- حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے متعلق آتا ہے کہ آپ دعا کیا کرتے تھے کہ مجھے شہادت حاصل ہو اور مدینہ میں ہی ہو- آخر انہیں حاصل ہو گئی اور مدینہ میں ہی حاصل ہوئی- مگر تعجب ہے ان جیسے انسان نے یہ دعا کس طرح کی- مدینہ میں انہیں شہادت ملنے کے یہ معنی تھے کہ دشمن مدینہ پر حملہ کرے اور وہ اس قدر غلبہ پالے کہ مسلمانوں کے خلیفہ کو قتل کر دے مگر باوجود اس کے حضرت عمرؓ شہادت کے لئے دعا کیا کرتے تھے-اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ ایسا درجہ ہے کہ بڑے بڑے جلیل القدر صحابہؓ اس کی تمنا کیا کرتے تھے- یہ روح اور یہ ولولہ ہر احمدی کو اور خاص کر ہر احمدی نوجوان کو اپنے اندر پیدا کرنا چاہئے اور ایک ایک طالب علم

کے ذہن نشین یہ بات کر دینی چاہئے کہ اصل چیز جس کا قائم رہنا ضروری ہے وہ اسلام اور احمدیت ہے۔ ہر احمدی قصر احمدیت کی اینٹ ہے اور اگر کسی وقت کسی اینٹ کو اس لئے توڑ کر پھینکنا پڑے کہ قصر احمدیت کے لئے یہی مفید ہے تو اسے اپنی انتہائی خوش قسمتی سمجھنا چاہئے۔ دیکھو اینٹ جب تک مکان کی دیوار میں لگی رہے صرف اینٹ ہے لیکن مکان میں اگر کسی جگہ سوراخ ہو جائے جس میں سے پانی اندر آنے لگے اور اس وقت ایک اینٹ نکال کر اسے پیسا جائے اور اس طرح مسالہ بنا کر سوراخ کو بند کر دیا جائے تو وہ اینٹ مکان بن جائے گی۔ اسی طرح جو شخص قوم کے لئے فنا ہو جاتا ہے وہ ثابت کر دیتا ہے کہ اس نے قوم کے لئے قربانی کی اور جو قوم کو فائدہ پہنچانے کے لئے اپنے آپ کو قربان کر دیتا ہے وہ خود نہیں رہتا بلکہ قوم بن جاتا ہے۔ یہ ہے وہ روح جو ہر احمدی نوجوان کے دل میں پیدا کرنی چاہئے اور یاد رکھنا چاہئے کہ جن میں یہ روح پیدا ہو جاتی ہے وہ معمولی انسان نہیں رہتے۔ ان کے چہروں سے، ان کی باتوں سے اور ان کے اعمال سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ زندہ انسان نہیں بلکہ مجسم موت ہیں۔

بدر کے موقع پر جب کفار نے اسلامی لشکر کا جائزہ لینے کیلئے آدمی بھیجے تو انہوں نے آکر کہا کہ سواریوں پر ہمیں آدمی نظر نہیں آتے بلکہ موتیں نظر آتی ہیں۔ ان سے نہیں لڑنا چاہئے ورنہ ہماری خیر نہیں۔ جب نوجوانوں میں ہمیں یہ روح نظر آجائے گی اور ہم دیکھیں گے کہ وہ اسلام کے لئے قربان ہونے کے منتظر بیٹھے ہیں اور پر تولے ہوئے اس بات کے منتظر ہیں کہ کفر کی چڑیا آئے اور وہ اس پر جھپٹ پڑیں۔ اس دن ہم سمجھیں گے کہ تحریک جدید کا بورڈنگ بنانے کا جو مقصد تھا وہ حاصل ہو گیا۔

(تقریر فرمودہ ۳ اگست ۱۹۳۸ء۔ الفضل ۱۳ اپریل ۱۹۶۱ء)